ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ......ایک کتابیاتی جائزہ

محمد شکیل صدیقی ☆

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ (۱۹۰۸ء۔۲۰۰۲ء) اسلام کے بطلِ جلیل، جنہوں نے اپنی ساری زندگی، توانائی اور صلاحیتیں دین وعلم کی اشاعت اور خدمت کے لیے وقف کردی، تحصیل علم کے بعد قرطاس وقلم سے جو رشتہ وتعلق قائم ہوا وہ زندگی کی آخری سانسوں تک برقرار رہا۔ انہوں نے بلامبالغہ اس قدر لکھا اور پڑھا کہ اس کا احاطہ کسی فرد واحد کے لیے ممکن نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے زندگی کے آخری برسوں میں دیارِ مغرب خصوصاً فرانس کے غیر مسلموں کے تاریک سینوں کو دینِ اسلام کے نور سے منور کرنے اور انہیں مشرف بہ اسلام کرنے کو اپنی زندگی کا مشن بنالیا تھا، بے شمار غیر مسلم ان کے ذریعے حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کی دینی، علمی اور تحقیقی سرگرمیوں اور دلچسپیوں کا میدان وسیع اور متنوع تھا، انہوں نے قرآن، علم القرآن، حدیث، فقہ، سیرت رسول ﷺ اور اسلامی تاریخ وقانون پر گرانقدر علمی سرمایہ چھوڑا ہے۔ اہل علم ودانش نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق ڈاکٹر صاحب کی سیرت وکردار اور علمی خدمات وکمالات کو برتا اور پرکھا ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ کسی کے نزدیک ایک بلند پایہ سیرت نگار تھے تو کسی کے نزدیک ماہر قانونِ اسلامی وفقہ اور کوئی ڈاکٹر صاحب کے کثرت مطالعہ اور قوتِ مشاہدہ کا معترف ہے تو کوئی ان کی تحقیقی وتخلیقی صلاحیت کا قدردان۔

ڈاکٹر صاحب کے انتقال [1] سے اب تک ان کی سیرت وسوانح، دینی وعلمی خدمات اور افکار ونظریات سے متعلق دنیا بھر میں بالعموم [2] اور برعظیم پاک وہند میں بالخصوص تصانیف وتالیفات کا سلسلہ جاری ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی ۹۵ سالہ طویل زندگی اور کثیر الجہت سیرت وشخصیت اور کمالات وافادات کا جائزہ واحاطہ ایک جائزہ میں ممکن نہیں، تاہم ان کے انتقال کے بعد کے عشرہ یعنی دس سالہ دور میں پاکستان میں بزبان اردو جو تالیفات وتصنیفات سامنے آئی ہیں، اس مضمون میں اس کا جائزہ لینے کی کوشش کی

☆ ڈاکٹر محمد شکیل صدیقی، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی تاریخ، کراچی یونیورسٹی، کراچی۔

دیکھا جائے اور ان سے استفادہ کیا جائے وہ قدیم اور جدید کا موازنہ کرتے ہوئے اپنی مجتہدانہ راہ اختیار کرتے ہیں۔''[٦]

تحقیقی تصانیف کا اسلوب عموماً پیچیدہ ہوتا ہے لیکن ڈاکٹر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے واضح بیان کی توفیق بخشی تھی۔ڈاکٹر صاحب کے اسلوب بیان میں ہم یہ اضافہ ضرور کریں گے ان کا طرزِ تحریر سادہ اور سلیس اور ہر تصنع سے پاک ہے۔

فکر و نظر کا باب سوم آپ کے مکتوبات پر مشتمل ہے۔جو آپ نے ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری، ڈاکٹر خورشید رضوی اور ڈاکٹر احمد خان کو لکھے۔ڈاکٹر صاحب کے بیشتر خطوط علمی استفسارات سے متعلق ہونے کے باوجود مختصر ہیں۔باب چہارم میں ڈاکٹر حمید اللہ کی چار انتہائی اہم مطبوعہ تحریروں کو شامل کیا گیا ہے، جن میں ''قرآنی تصورِ مملکت''، ''حدیث نبوی کی تدوین و حفاظت''، ''دیباچہ صحیفہ ہمام بن منبہ'' اور ''تصادم قوانین کا اسلامی تصوّر اور عمل''۔آخری باب پنجم، ڈاکٹر صاحب کی مطبوعہ تصانیف اور مقالات کی فہرست پر مشتمل ہے، اظہار اللہ شاہ اور طارق مجاہد نے اردو کی ۱۵۷ تصانیف و مقالات اور انگریزی کی ۹۲ تصانیف و مضامین کی فہرست مرتب کی ہے، اس طرح یہ مجموعی تعداد ۲۴۹ ہے۔اب تک ڈاکٹر صاحب کی تصانیف اور مضامین کی جو فہرست مرتب و مدون کی گئی ہے، یہ پہلی اور مستند فہرست کہی جاسکتی ہے۔ادارتی سطح پر 'فکر و نظر' میں ڈاکٹر صاحب کی سیرت و شخصیت اور جہاتِ علمیہ پر یہ پہلا کام ہے جو ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔

۲۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ......از محمد راشد شیخ (۲۰۰۳ء)

''ڈاکٹر محمد حمید اللہ'' کے مولف محمد راشد شیخ پیشے کے اعتبار سے ایک انجینئر ہیں لیکن ان کا علمی و فنی ذوق و شوق کثیر الجہتی ہے۔انہوں نے اسلامی فنِ خطاطی (Caligraphy) سے لیکر سوانحی ادب پر متعدد کتابیں تحریر کی ہیں، زیرِ نظر کتاب ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ'' جناب راشد شیخ کی محنت و ریاضت اور اہلِ علم سے ان کی عقیدت و محبت کا مظہر ہے۔یہ کتاب پانچ موضوعات احوال ذاتی، آثار علمیہ، خراج عقیدت (حیات)، خراج عقیدت (بعد از وفات) اور مکتوبات پر مشتمل ہے۔

احوال ذاتی کے حوالے سے کتاب کے صفحہ ۱۲ پر ڈاکٹر صاحب کا شجرہ اور ''چہرہ نما'' کے عنوان سے ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال نے ڈاکٹر صاحب کا مختصر مگر جامع سوانحی خاکہ پیش کیا ہے جس میں ان کی مطبوعہ کتابوں کی تعداد ۱۷۴ اور مختلف زبانوں میں مقالات کی تعداد سینکڑوں بتائی گئی ہے، جبکہ فرانسیسی زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ و تفسیر کے بیس سے زیادہ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور ہر ایڈیشن ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوا ہے فرانسیسی زبان ہی میں ڈاکٹر صاحب کی سیرت پر کتاب دو جلدوں میں شائع ہو چکی ہے، جبکہ انگریزی میں ''محمد رسول اللہ'' (ﷺ) نامی کتاب بھی شائع ہو چکی ہے۔''احوالِ ذاتی'' میں خود ڈاکٹر صاحب کی تین تحریروں ''ذاتی حالات''، ''پچیس سال پہلے کی باتیں'' اور ''میری علمی و مطالعاتی زندگی'' شامل ہیں جو اس اعتبار سے قابلِ ذکر ہیں کہ یہی ڈاکٹر صاحب کے حالات زندگی کا سب سے مستند اور معتبر ماخذ ہے۔

راشد شیخ نے آثار علمیہ کے تحت ڈاکٹر صاحب کی کتابوں کا ایک جدول مرتب کیا ہے جس کے مطابق اردو کتب کی تعداد ۲۷ اور اردو مقالات کی تعداد ۳۶۳ درج ہے۔اس جدول کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کی اشاعت کا تفصیلی حوالہ بھی موجود ہے جبکہ اردو

پروفیسر خواجہ قطب الدین کی کتاب میں بعض تسامحات ہیں، اس کے باوجود ان کی علم دوستی، ڈاکٹر صاحب سے عقیدت ومحبت اور تدوین واشاعت کے لیے کی جانے والی محنت ومشقت قابلِ تحسین وستائش ہے۔

۴۔ نگارشات ڈاکٹر محمد حمید اللہ......مرتبہ: محمد عالم مختار حق (۲۰۰۴ء)

یہ کتاب جناب محمد عالم مختار حق نے موضوعاتی اسلوب پر مدون کی ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ جملہ نگارشات، ڈاکٹر حمید اللہ کی تحریروں پر مشتمل ہیں۔ موضوعاتی ترتیب قرآن، سیرت، فقہ، اکابرین، تاریخ، قانون، خطہ عرب، مستشرقین، ادب اور مکاتب پر مشتمل ہے۔ کتاب کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ جملہ نگارشات کے آخر میں اشاعت کا تفصیلی حوالہ دیا گیا ہے، ہر موضوع سے متعلق اوسطاً چار تا پانچ مضامین شامل ہیں، تاریخ سے متعلق ایک اہم مضمون ''علم تاریخ میں مسلمانوں کا حصہ'' جو 'ارمغان' دہلی میں ۱۹۷۱ء میں شائع ہوا، مذکورہ مضمون میں ڈاکٹر صاحب نے جہاں ایک طرف درباری مؤرخوں کا ذکر کیا ہے تو دوسری جانب '' تاریخ کی شاخیں'' عنوان کے تحت جہانگردوں کی بین الممالک تاریخ، شہروں کی تاریخ، پیشوں کے لحاظ سے سوانح عمریاں، تاریخ قانون اور نسب نامے، فن تاریخ کی وہ شاخیں ہیں جس کی روشنی میں سماج کے حالات اور تاریخ کا اندازہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ اس تالیف سے ڈاکٹر حمید اللہ کے کئی اہم مقالات دوبارہ شائع ہوگئے ہیں جو پرانے مجلدات میں بظاہر دفن ہوچکے تھے۔

۵۔ مقالاتِ حمید اللہ......مرتبہ: زیبا افتخار (۲۰۰۴ء)

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کی سیرت وشخصیت اور علمی خدمات کی جمع وتدوین کی کوششوں میں ڈاکٹر زیبا افتخار کی کوشش کو اولیات میں شمار کیا جانا چاہیے، انہوں نے ڈاکٹر صاحب کی تاریخ نویسی پر پی ایچ ڈی کے ساتھ ہی غالباً اس کتاب پر بھی کام شروع کردیا تھا۔ ڈاکٹر زیبا افتخار نے کتاب کے مقدمہ میں ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی علمی وتحقیقی خصوصیات کی نشاندہی کی ہے۔ ڈاکٹر حمید اللہ کے سولہ اہم مقالات[9] کا یہ مجموعہ ان کی بعض پرانی تحریروں کو حیات نو عطا کرنے کے مترادف ہے۔ کتاب میں ۱۲ نقشہ جات بھی شامل ہیں۔ ڈاکٹر زیبا کی یہ کاوش یقیناً ایک علمی خدمت ہے، جس کے لیے وہ مبارکباد کی مستحق ہیں۔

۶۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ۔ سیرت، کمالات اور افادیت......از پروفیسر عبدالرحمن مومن (۲۰۰۶ء)

بارہ ابواب اور ۴۴۰ صفحات پر مشتمل ہندوستان سے ڈاکٹر حمید اللہ پر اردو میں شائع ہونے والی یہ پہلی مستقل تصنیف ہے جس میں ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کی جامع الصفات شخصیت کے مختلف پہلوؤں کا عمیق مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ کتاب کے مصنف پروفیسر عبدالرحمن مومن خود بھی صاحب علم استاد اور ممبئی یونیورسٹی کے شعبہ سماجیات کے سابق صدر نشین اور لگ بھگ ایک درجن اردو وانگریزی کتابوں کے مصنف ہیں۔

۶۔ اسلامی تاریخ واثرات

۷۔ لسانیات

پروفیسر مومن کے مطابق ڈاکٹر صاحب کی علمی مہارت میں تقابلی مطالعہ مذاہب اور استشراق اور مخطوطات سے خصوصی شغف تھا جبکہ سیرت نبویﷺ ڈاکٹر صاحب کا سب سے پسندیدہ موضوع تھا۔ پروفیسر مومن نے مختلف جدول کے ذریعے ڈاکٹر صاحب کے تصنیفی وتالیفی ذوق کا ذکر کیا ہے جو نہایت معلوماتی ہے۔ پروفیسر مومن نے جون ۱۹۹۴ء میں ڈاکٹر حمید اللہ سے جو گفتگو کی وہ بھی کتاب میں شامل ہے، کتاب ہذا میں ڈاکٹر صاحب سے متعلق تقریباً ۳۳ نادر تصاویر کے علاوہ اہم تصانیف کی فہرست بھی شامل ہے۔

۷۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی بہترین تحریریں......مرتب: سید قاسم محمود (۲۰۰۷ء)

۳۹۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ بعنوان ''تذکار حمید اللہؒ'' اور دوسرا حصہ ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی تحریروں کا انتخاب'' ہے۔ علاوہ ازیں آغاز میں ڈاکٹر صاحب کا سوانحی خاکہ ہے جو رشید شکیب صاحب نے مرتب کیا ہے اور آخر میں محمد عالم مختار حق صاحب کے نام ڈاکٹر حمید اللہ کے ۳۸ مکتوبات بھی شامل ہیں، تذکار حمید اللہ میں محمد صلاح الدین، ڈاکٹر محمود احمد غازی اور شاہ بلیغ الدین کے مضامین شامل ہیں جبکہ منتخب تحریروں کی تعداد ۱۴ ہے۔ قاسم محمود نے ڈاکٹر حمید اللہ کے ''خطبات بہاولپور'' کے علمی مرتبہ ومقام کو مولانا سید سلیمان ندوی کے ''خطبات مدارس'' اور علامہ اقبال کے ''خطباتِ تشکیل جدید الٰہیاتِ اسلامیہ'' کے ہم پلہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اپنی سینکڑوں تصانیف، تحقیقات اور مقالات کا لب لباب خطباتِ بہاولپور میں پیش کر دیا۔'' ۱۷

۸۔ رسول اللہﷺ کی حکمرانی وجانشینی......ڈاکٹر محمد حمید اللہ/مرتب: پروفیسر خالد پرویز (۲۰۰۹ء)

یہ ڈاکٹر حمید اللہ کی انگریزی کتاب (*The Prophet's Establishing State and His Succession*) کا اردو ترجمہ ہے۔ دس عنوانات پر محیط اس کتاب کے موضوعات نہایت اہم اور حساس ہیں، مثلاً اسلام میں ریاست کا تصور، رسول اللہﷺ کے دور میں بجٹ سازی اور ٹیکسیشن، جنگ جمل اور صفین کے پس پردہ یہودی ہاتھ، رسول اللہﷺ کا بستر وصال پر وصیت لکھوانے کا قصہ اور حضرت علی المرتضیٰؓ پہلے خلیفہ کیوں نہ ہوئے؟ ڈاکٹر صاحب کا تاریخی موضوعات پر اسلوب یہ ہے کہ وہ واقعات کی تحقیق میں مصادر سے استنباط کرتے ہیں اور متوازن اور محتاط انداز میں اپنا نکتہ نظر اس طرح بیان کرتے ہیں جو ایک طرف حقیقت پر مبنی ہوتا ہے اور دوسری طرف دوسروں کے احساسات وجذبات بھی مجروح نہیں ہوتے جیسے انہوں نے حضرت علیؓ کی خلافت سے متعلق مضمون کے مباحث کو سمیٹتے ہوئے فرمایا کہ ''آخر میں ایک اور وجہ جس سے ہر مسلمان، چاہے وہ سنی ہو یا شیعہ، اتفاق کرے گا،

حمید اللہ کا ایک بڑا علمی کام ہے جسے کسی بھی طور پر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے کتاب کے اردو ترجمہ میں محمد بن حبیب بغدادی کی تالیفات کی فہرست بھی ابن ندیم کے حوالہ سے شامل کی ہے۔ اس فہرست کے مطابق محمد بن حبیب کی تالیفات کی تعداد ۴۵ درج ہے۔ تاریخ انساب کے موضوع پر اس کتاب میں انبیاء علیہم السلام، تاریخ عرب، واقعات سیرت، امہات المومنین، خلفاء راشدین، صحابہ کرام، خلفاء بنو امیہ اور بنو عباس اور ان کے دامادوں سمیت ورجنوں افراد کے نسب اور ان کے دامادوں سمیت تین صدیوں کے مختلف سماجی کرداروں اور رویوں پر مشتمل ہے۔

۱۱۔ امام ابو حنیفہؒ کی تدوینِ قانون اسلامی……ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ /نظر ثانی وتہذیب: ڈاکٹر زیبا افتخار (۲۰۱۳ء):

۶۳ صفحات پر مشتمل یہ مختصر کتابچہ فی الحقیقت ڈاکٹر حمید اللہ کا ایک مقالہ ہے جو انہوں نے ۶ نومبر ۱۹۴۱ء کو حیدر آباد دکن کے ایک علمی اجتماع میں پیش کیا۔ اب تک اس مقالے کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر زیبا افتخار نے مقدمہ اور اشاریہ اور اضافوں کو عبارت میں شامل کر کے باہتمام قرطاس، شائع کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مذکورہ مقالہ میں اسلامی قانون پر قانونِ روما کے اثرات، جیسے سوالات کا بھی شافی جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ "میں نے ایک مستقل مقالے میں یہ تحقیق کرنے کی کوشش کی ہے کہ قانون روما کے اثرات قانون اسلامی پر ہوئے یا نہیں؟ میں نے مذکورہ بالا خلاصہ دلائل سے اس نتیجے پر پہنچنے پر مجبور ہوں کہ فقہاء نے بیرونی مصادر سے استفادہ ضرور کیا لیکن ان بیرونی مصادر میں قانونِ روما کا حصہ اتنا کم ہے کہ اسے کوئی خصوصی اور امتیازی جگہ نہیں دی جا سکتی اور شاید یہ کہنا بہت زیادہ مبالغہ نہ ہوگا کہ قانونِ اسلام کے بیرونی اثرات میں قانون روما کا حصہ مشکل سے سوواں حصہ ہوگا۔" ڈاکٹر صاحب کے مذکورہ مقالہ کی از سر نو اشاعت بلاشبہ ایک علمی خدمت شمار کی جائیگی، ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کا حلقہ وسیع کر کے ہر خاص و عام تک پہنچانے کی سعی کی جائے۔

ہم نے سطور بالا میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی وفات کے بعد دو اقسام کی تصانیف و تالیف اور تراجم کا مختصر تعارف پیش کیا ہے ایک قسم وہ ہے جو ڈاکٹر صاحب کی سیرت و شخصیت اور علمی و تحقیقی کاموں کے مطالعے پر مشتمل ہے اور دوسری قسم وہ جو ڈاکٹر صاحب کی تحریروں اور تراجم پر محیط ہے۔ ہماری دانست میں دونوں اقسام کی کاوشیں معیاری بھی ہیں اور مثالی بھی، ان کاوشوں کے نتیجے میں بڑی حد تک ڈاکٹر صاحب کے شخصی اور علمی مقام و مرتبہ کی صورت گری کی کوشش کی گئی ہے، ڈاکٹر صاحب کے شخصی اوصاف اور علمی کاموں کا احاطہ کیا گیا ہے تاہم کئی جگہ تکرار گراں گذرتی ہے۔ ان تصانیف و تالیفات کا اسلوب علمی و تحقیقی ہے۔ ان کاوشوں کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی سوانح اور علمی خدمات کو آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ کر لیا گیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا علمی کام ان کی حیات میں اشاعت و طباعت سے گذر چکا ہے لیکن اس کی اصل کمیت اور کیفیت کے تعین کی اب بھی ضرورت ہے اگر صرف ڈاکٹر صاحب کی کتابوں اور مقالوں کی درست فہرست ہی مرتب کر لی جائے تو یہ بھی ایک بہت بڑا کام ہوگا۔ وہ ایک غیر متنازعہ دانش ور (*Undisputed Scholar*) تھے، جو آج کے پر فتن دور میں بڑے امتیاز کی بات ہے۔